بسم اللہ الرحمن الرحیم

موزوں پر مسح کرنے اور جرابوں پر مسح نہ کرنے کا مسئلہ

از افادات متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تمہیدی باتیں:

پہلی بات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

(سورۃ المائدہ:6)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک دھولیا کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وضو کرنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔ وضو کے چار فرائض میں سے چوتھا فرض پاؤں کو دھونا ہے۔ قرآن کریم کے اس حکم کا اصل تقاضا تو یہ تھا کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھونے چاہییں، کسی صورت میں بھی ان پر مسح جائز نہ ہو، چاہے انسان موزے پہنے ہو یا ننگے پاؤں ہو، لیکن چمڑے کے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت باجماع اس لیے دی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا ایسے تواتر سے ثابت ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ اگر مسح علی الخفین کا ثبوت محض اخبار آحاد سے ہوتا تو اس کے ذریعے قرآنی حکم پر زیادتی کرنا یا اس کا نسخ کرنا کسی صورت جائز نہ ہوتا۔

مسح علی الخفین کی چند احادیث:

یہاں چند احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے مسح علی الخفین ثابت ہے۔

حدیث نمبر 1:

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(صحیح البخاری: ج1 ص33 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے تو میں بھی پانی سے بھرا ہوا برتن لے کر آپ کے کے پیچھے چلا گیا۔ جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کو پانی پیش کیا، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

حدیث نمبر2:

عن همام قال بال جرير ثم توضأ ومسح على خفيه فقيل: اتفعل هذا فقال نعم رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بال ثم توضأ ومسح على خفيه

(صحیح مسلم: ج1 ص132 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت ہمام رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، اس کے بعد وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔

حدیث نمبر 3:

عن المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال يا مغيرة خذ الإداوة فأخذتها ثم خرجت معه فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توارى عني فقضى حاجته ثم جاء وعليه جبة شامية ضيقة الكمين فذهب يخرج يده من كمها فضاقت فأخرج يده من أسفلها فصببت عليه فتوضأ وضوءه للصلاة ثم مسح على خفيه ثم صلى

(صحیح مسلم: ج 1 ص 133 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سفر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے مغیرہ! پانی والا برتن لے لو۔ میں نے وہ برتن لے لیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا اور اس کی آستینیں قدرے تنگ تھیں۔ آپ نے اپنے ہاتھ کو آستین سے نکالنا شروع کیا تو وہ تنگ پڑ گئیں اس لیے آپ نے ہاتھ کو آستین کے اندر والے حصے سے نکالا۔ اس وقت میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پیش کیا، آپ نے اس پانی سے نماز والا وضو کیا، پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، اس کے بعد نماز ادا فرمائی۔

حدیث نمبر 4:

عن أسامة بن زيد قال: دخل رسول الله صلى الله عليه و سلم وبلال الأسواف فذهب لحاجته ثم خرج قال أسامة فسألت بلالا ما صنع فقال بلال ذهب النبي صلى الله عليه و سلم لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ويديه ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم صلى

(سنن النسائی: ج 1 ص 31 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسواف (یعنی حرم مدینہ) میں داخل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور واپس آئے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل فرمایا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اس کے بعد وضو کیا، اس میں اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

حدیث نمبر 5:

عن سعد بن أبي وقاص عن رسول الله صلى الله عليه و سلم: أنه مسح على الخفين

(سنن النسائی: ج 1 ص 31 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

اقوال ائمہ کرام:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ (م 110ھ) فرماتے ہیں:

حَدَّثَنِي سَبْعُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(التلخیص الحبیر: ج1ص158باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: مجھ سے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ (م150ھ) فرماتے ہیں:

ماقلت بالمسح حتیٰ جاءنی فیہ مثل ضوء النہار

(البحر الرائق لابن نجیم: ج1ص288باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: میں موزوں پر مسح کا اس وقت تک قائل نہیں ہوا جب تک اس کے دلائل میرے پاس روزِ روشن کی طرح نہیں پہنچ گئے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م852ھ) لکھتے ہیں:

وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح علی الخفین متواتر وجمع بعضھم رواتہ فجاوزوا الثمانین ومنھم العشرۃ

(فتح الباری: ج1ص399باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین کا حکم متواتر ہے۔ بعض حضرات نے اس کے روایت کرنے والوں کی تعداد کو جمع کیا تو ان کی تعداد 80 سے بھی متجاوز ہوگئی جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

یہ تصریحات چمڑے کے موزوں پر مسح کے جواز کو ثابت کرتی ہیں، چونکہ یہ حکم متواتر ہے اس لیے اس تواتر کے پیش نظر مسح علی الخفین کو بالاجماع جائز رکھا گیا ہے۔ اگر یہ حکم اس تواتر اور استفاضہ کے ساتھ ثابت نہ ہوتا تو قرآنی حکم "پاؤں دھونے" میں کسی تخصیص یا تقیید کی گنجائش نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ (م182ھ) فرماتے ہیں:

انما یجوز نسخ القرآن بالسنۃ اذا وردت کورود المسح علی الخفین فی الاستفاضۃ

(احکام القرآن للجصاص: ج2ص491سورۃ المائدۃ-ذکر الخلاف فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے قرآن مجید کے کسی حکم کو نسخ کرنا اس وقت جائز ہے جب وہ اس تواتر سے مروی ہو جیسے مسح علی الخفین کی روایات مروی ہیں۔

دوسری بات:

فائدہ نمبر1:

پاؤں پر پہننے والے پاپوش تین قسم کے ہوتے ہیں۔

1: خفین 2: ثخینین 3: رقیقین

(1) خفین:

چمڑے کے موزوں کو کہا جاتا ہے۔ المنجد میں ہے:

اَلْخُفُّ: موزہ چرمی، جمع اَخْفَاف و خِفَاف

(المنجد: ص285)

(2) ثخین:

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

وَالثَّخِيْنَيْنَان یقوم علی الساق من غیر شد ولا یسقط ولا یَنْشِفُ وقال بعضھم: لا ینشِفان، معنی قولہ لا ینشِفان ای لا یجاوز الماءُ الی القدم وقیل معنی قولہ لا ینشِفان ای لا ینشف الجورب الماء الی نفسہ کالادیم والصرم

(فتاویٰ قاضی خان: ج1 ص25 فصل فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: "ثخین" وہ جرابیں ہیں جو پنڈلی پر بغیر باندھے قائم رہ سکیں اور نہ گریں اور نہ ان میں پانی تجاوز کر سکے۔ بعض فقہاء اس کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ پانی جرابوں سے گزر کر پاؤں کو نہ لگے اور بعض نے مطلب یہ بیان کیا کہ خود یہی جراب پانی (جلد) جذب نہ کر سکے جیسے چمڑے اور کھال کا موزہ ہوتا ہے۔

رد المحتار میں ہے:

یجوز المسح علیہ لو کان ثخینا بحیث یمکن أن یمشی معہ فرسخا

(رد المحتار لابن عابدین: ج1 ص489 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: ان ثخین پر مسح جائز ہے جن کو پہن کر ایک فرسخ پیدل چلا جا سکے۔

اور ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔

أن الفرسخ ثلاثۃ أمیال

(رد المحتار لابن عابدین: ج1 ص491 مطلب فی المسح علی الخف الخ)

ان عبارات سے ثخین کا مطلب واضح ہو گیا کہ ثخین اس جراب کو کہتے ہیں جس میں یہ تین شرطیں پائی جائیں:

1: پنڈلی پر بغیر باندھے (مثلاً گیٹس وغیرہ سے باندھے بغیر) ہوئے قائم رہ سکے اور یہ قائم رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ بلکہ اس کی ضخامت اور کپڑے کے موٹا ہونے کی وجہ سے ہو۔

2: یہ پانی کو جلدی سے جذب بھی نہ کرے اور نہ پانی اس میں چھنے۔

3: اس میں تین میل کی مسافت بغیر جوتا کے سفر کر سکیں۔

(3) رقیق:

ثخین کی شرائط جس میں نہ ہوں وہ رقیق ہے۔

(جواہر الفقہ از مفتی محمد شفیع: ج2 ص300 فصل فی المسح علی الخفین)

فائدہ نمبر 2:

کپڑے کی جرابوں پر بعض لوگ چمڑا چڑھا لیتے ہیں اس لحاظ سے جرابوں کی دو قسمیں ہیں:

1: مجلد 2: منعل

البحر الرائق میں ہے:

ویقال جَوْرَبٌ مُجَلَّدٌ إذا وُضِعَ الْجِلْدُ علی أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ وَجَوْرَبٌ مُنَعَّلٌ وَمُنَعَّلُ الذی وُضِعَ علی أَسْفَلِهِ جِلْدَةٌ کَالنَّعْلِ لِلْقَدَمِ

(البحر الرائق لابن نجیم: ج1 ص317 باب المسح علی الخفین)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ مجلد وہ ہے کہ جس کے نیچے اوپر پورے قدم پر کعبین تک چمڑا چڑھا دیا جائے اور منعل وہ ہے کہ جس کے صرف تلوے پر چمڑا چڑھا دیا جائے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے جرابوں کی کل چھ صورتیں بن جاتی ہیں، تین قسمیں ثخین کی اور تین رقیق کی۔

1 ثخین سادہ

2 ثخین مجلد

3 ثخین منعل

4 رقیق سادہ

5 رقیق مجلد

6 رقیق منعل

تیسری بات:

اقسام ستہ کے احکام

پہلی تین قسمیں:

جرابوں کی پہلی تین قسموں پر مسح باتفاق حنفیہ جائز ہے۔ان میں سے تیسری قسم میں اگرچہ امام صاحب کا اختلاف تھا لیکن اس سے امام صاحب کا رجوع بھی ثابت ہے۔ہدایہ میں ہے:

لایجوز المسح علی الجوربین عند ابی حنیفة الا ان یکونا مجلدین او منعلین وقالا یجوز اذا کانا ثخینین لا یشِفّان ...
وعنه انه رجع الی قولهما وعلیه الفتوی.(الہدایۃ فی فقہ الحنفی:ج1ص59،60باب المسح علی الخفین)

ترجمہ:امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں الا یہ کہ وہ مجلد ہو یا منعل ہوں اور صاحبین کے نزدیک اگر صرف ثخین ہو (یعنی سادہ ہو) تب بھی جائز ہے اور امام صاحب سے صاحبین کے قول کی طرف رجوع ثابت ہے اور اب فتویٰ بھی اسی پر ہے کہ (ثخین سادہ پر بھی مسح جائز ہے)

دوسری تین قسمیں:

1: رقیق سادہ

ان پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے۔فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

وان کانا رقیقین غیرَ منعَّلَین لایجوز المسحُ علیهما

(فتاویٰ قاضی خان:ج1ص25باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: اگر جرابیں رقیق غیر منعل (اور غیر مجلد) ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں۔

2:رقیق مجلد

رقیق مجلد پر مطلقاً کسی تفصیل کے باتفاق حنفیہ مسح جائز ہے۔

(جواہر الفقہ ج2ص304فصل فی المسح علی الخفین)

3: رقیق منعل

جرابوں کی یہ قسم فقہاء کرام کے ہاں مختلف فیہ ہے۔متقدمین حنفیہ کے ہاں اس قسم کے متعلق بالتنصیص تو کوئی حکم مذکور نہیں لیکن ان کی عبارات سے سمجھا گیا ہے کہ رقیق منعل پر مسح جائز نہیں۔چنانچہ امام محمد بن محمد بن احمد الشہیر بالحکم الشہید اپنی مشہور کتاب "الکافی" (جو کہ المبسوط للسرخسی کا متن ہے) میں لکھتے ہیں:

واما المسح علی الجوربین فان کانا ثخینین منعَّلَین یجوز المسح علیهما

(الکافی مع شرحہ المبسوط: ج1ص236باب المسح علی الخفین)

ترجمہ:جرابوں پر مسح کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر جرابیں ثخینین منعلین ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔

شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد السرخسی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

لان مواظبة المشی سفراً بهما ممکن وان کانا رقیقین لایجوز المسح علیهما لانهما بمنزله اللفافة

(المبسوط للسرخسی: ج1 ص236 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: (ثخینین منعلین پر مسح اس لیے جائز ہے) کیونکہ اس میں مسلسل چلنا ممکن ہے اور اگر جرابیں رقیق ہوں تو ان پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بمنزلہ لفافہ کے ہیں۔

کافی حاکم اور شمس الائمہ سرخسی کی عبارت مذکورہ میں ثخینین کے ساتھ "منعلین" کی قید لگا کر جواز کا حکم لکھا گیا ہے، پھر رقیقین میں بلا تفصیل منعل وغیرہ کے علی اطلاق یہ حکم لگایا گیا کہ "وان کانا رقیقین لایجوز المسح علیھا" جس سے ظاہر یہ ہے کہ رقیقین منعلین پر مسح کی اجازت نہیں۔

متاخرین حنفیہ کا موقف رقیق منعل جرابوں کے بارے میں ذکر کرنے سے قبل یہ بات جاننا ضروری ہے کہ معمولی سوتی جرابوں کو منعل کر لیا جائے تو متاخرین کے نزدیک بھی ان پر مسح جائز نہیں ہے۔ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے:

ولو کان من الکرباس لایجوز المسح علیہ فان کان من الشعر فالصحیح انہ کان صُلْبًا یمشی معہ فرسخاً اوفراسخ علی ھذا الخلاف (خلاصۃ الفتاویٰ: ج1 ص28 الفصل الرابع فی المسح)

ترجمہ: اور اگر جراب کرباس (سوتی کپڑا) کی بنی ہوئی ہو تو اس پر مسح جائز نہیں اور اگر بالوں (یعنی اون) کی بنی ہوئی ہو تو صحیح بات یہ ہے کہ اگر وہ اتنی سخت ہو کہ اس کو پہن کر ایک فرسخ یا کئی فرسخ چلا جا سکے تو یہ وہ جراب ہے جس میں اختلاف ہے۔

وَأَمَّا الْخُفُ الدَّوْرَانِيُّ الذی یَعْتَادُہُ فُقَھَاءُ زَمَانِنَا فَإِنْ کان مُجَلَّدًا یَسْتُرُ جلدہ الْکَعْبِ یَجُوزُ وَإِلَّا فَلَا

(البحر الرائق: ج1 ص319 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: دورانی موزہ جس کا ہمارے زمانے کے فقہاء اعتبار کرتے ہیں اگر ایسے مجلد کر لیے گئے ہوں جس سے ٹخنوں تک پاؤں چھپ جاتا ہو تو اس پر مسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ہمارے علاقوں میں جو عام مروجہ سوتی جرابیں ہیں ان کو اگر مجلد کر لیا جائے یعنی تمام قدم پر چمڑا چڑھا لیا جائے تب تو ان پر مسح جائز ہے اور اگر ان کو صرف منعل کر لیا جائے تو ان پر بھی مسح کرنا جائز نہیں۔

اب صرف وہ اونی جرابیں باقی رہ جاتی ہیں جو مضبوط اور موٹی تو ہوں لیکن ثخینین کی حد تک نہ پہنچی ہوں اگر ان کو منعل کر لیا جائے تو ان پر مسح جائز ہوگا یا نہیں؟ تو اس بارے میں فقہاء متاخرین کے اقوال باہم مختلف ہیں۔ ان کی طویل عبارات و اقوال کو دیکھ کر علماء محققین نے یہ فیصلہ کیا ہے:

"زیادہ تر مشائخ متاخرین اس پر بھی عدم جواز کے قائل ہیں۔ صاحب بدائع، صاحب خلاصہ، صاحب بحر، عالمگیری، طحطاوی، مراقی الفلاح سب عدم جواز پر متفق ہیں۔"

(جواہر الفقہ ج2 ص317 فصل فی المسح علی الخفین)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ رقیق منعل پر بھی مسح نہ کرنا راجح ہے۔

چوتھی بات:

جرابوں کی مندرجہ بالا تفصیل کے بعد یہ جان لینا ضروری ہے کہ جن جرابوں پر مسح کا جواز ثابت کیا گیا ہے، اصلاً تو یہ تھا کہ ان پر مسح کرنا جائز نہ ہو کیونکہ چمڑے کے موزوں پر خلاف قیاس مسح کرنا صرف احادیث متواترہ کی وجہ سے ثابت ہے اور یہ تواتر جرابوں کے بارے میں مروی نہیں۔ لیکن مذکورہ جرابوں پر مسح کا جواز دلالۃ النص سے اس لیے ثابت کیا گیا ہے کہ جو قیود فقہاء نے لگائی ہیں ان سے جرابیں خفین کی صفات کی حامل ہو کر خفین کے حکم میں داخل ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن الہمام (م 861ھ) فرماتے ہیں:

لا شك ان المسح على الخف على خلاف القياس، فلا يصلح الحاق غيره به الا اذا كان بطريق الدلالة وهو ان يكون فى معناه ومعناه الساتر لمحل الفرض الذى هو بصدد متابعة المشى فيه فى السفر وغيره للقطع

(فتح القدیر: ج1 ص158 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ مسح علی الخفین کی مشروعیت خلافِ قیاس ہوئی ہے۔ لہٰذا کسی دوسری چیز کو ان پر قیاس نہیں کیا جاسکتا الّا یہ کہ وہ دلالۃ النص کے طریقے پر خفین کے معنی میں داخل ہو اور خفین کے معنی ایک موزے کے ہیں جنہوں نے پاؤں کو بالکل ڈھانپ رکھا ہو اور ان میں سفر وغیرہ کے دوران مسلسل چلنا ممکن ہو۔

غیر مقلد عالم عبد الرحمٰن مبارکپوری (م1353ھ) جرابوں پر قیود لگانے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فلاجل ذلك اشترطوا جواز المسح على الجوربين بتلك القيود ليكونا فى معنى الخفين ويدخلا تحت احاديث الخفين

(تحفۃ الاحوذی: ج1 ص382 باب المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: اسی وجہ سے فقہاء نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لیے یہ شرائط لگائی ہیں تاکہ جرابیں موزوں کے حکم میں آکر احادیث خفین کے تحت داخل ہو جائیں۔

پانچویں بات: نقطہ اختلاف

مذہب اہل السنۃ والجماعت:

اہل السنۃ والجماعت کا موقف مذکورہ عبارات سے واضح ہے کہ ان کے ہاں باریک اونی یا سوتی جرابوں پر مسح جائز نہیں اور باریک جرابوں کو اگر منعل بھی کر لیا جائے تو بھی راجح یہ ہے کہ ان پر مسح ناجائز ہے۔

مذہب غیر مقلدین:

1: محمد صادق سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"جورب" پاؤں کے لفافے یا لباس کو کہتے ہیں، وہ لباس خواہ چرمی ہو خواہ سوتی یا اونی وغیرہ، ہم اس پر مسح کر سکتے ہیں۔

(صلوۃ الرسول: ص95)

2: قاری خلیل الرحمٰن جاوید لکھتے ہیں:

"خف" اس موزے کو کہتے ہیں جو چمڑے سے تیار کیا گیا ہو اور "جورب" اس موزے کو کہتے ہیں جو کپڑے سے تیار کیا گیا ہو، وہ کپڑا اونی ہو یا سوتی، باریک ہو یا موٹا، ہر شکل میں اسے "جورب" کہا جاتا ہے۔ شارع علیہ السلام سے "جورب" اور "خف" دونوں پر مسح ثابت ہے۔

(صلوٰۃ النبی کے حسین مناظر: ص103)

3: عبد الرحمٰن عزیز لکھتے ہیں:

"جورب" پاؤں پر چڑھانے والے لباس کو کہتے ہیں وہ خواہ چمڑے کا ہو، سوت کا ہو یا اون کا۔ لہٰذا ان سب پر مسح ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسح صرف چمڑے کے موزوں پر جائز ہے اور اون، کاٹن وغیرہ کی جورابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ یہ مسئلہ خود ساختہ اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

(صحیح نمازِ نبوی: ص49)

4: ڈاکٹر شفیق الرحمٰن لکھتے ہیں:

"جورب" لفافے یا لباس کو کہتے ہیں، وہ لباس خواہ چرمی ہو، سوتی ہو یا اونی، ہم اس پر مسح کر سکتے ہیں۔

(نمازِ نبوی: ص100)

5: محمد علی جانباز لکھتے ہیں:

ہر قسم کے موزے پر اطمینان کے ساتھ مسح کیا جاسکتا ہے، چاہے وہ اونی ہو یا سوتی، نائیلون ہو یا کسی اور ریشے کا، خواہ چمڑے کا ہو یا آئل کلاتھ ریگزین کا، حدیہ ہے کہ اگر پاؤں پر کپڑا لپیٹ کر باندھ لیا ہو تو اس پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

(صلاۃ المصطفیٰ: ص89)

فائدہ:

جورابوں پر مسح کرنے کے بارے میں ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بھی غیر مقلدین کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

"ہر وہ چیز جو سردی سے یا راستے کے گرد و غبار سے بچنے کے لیے یا پاؤں کے کسی زخم کی حفاظت کے لیے آدمی پہنے اور جس کے بار بار اتارنے اور پھر پہننے میں آدمی کو زحمت ہو اس پر مسح کیا جاسکتا ہے، خواہ وہ اونی جراب ہو یا سوتی، چمڑے کا جوتا ہو یا کرمچ کا، یا کوئی کپڑا ہی ہو جو پاؤں پر لپیٹ کر باندھ لیا گیا ہو۔"

(رسائل و مسائل: ج2 ص184، 185)

غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات

دلیل نمبر 1:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین

(جامع الترمذی: ج1 ص29 باب المسح علی الجوربین والنعلین، سنن ابی داؤد: ج1 ص21 باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں: "حسن صحیح"

(جامع الترمذی: ج1 ص29)

کہ یہ روایت حسن صحیح ہے۔

جواب:

یہ روایت ضعیف ہے:

1: مشہور محدثین کرام مثلاً امام سفیان ثوری (م 161ھ)، امام عبد الرحمٰن بن المہدی (م 198ھ)، امام یحییٰ بن معین (م 233ھ)، امام علی بن مدینی (م 458ھ)، امام احمد بن حنبل (م 241ھ)، امام مسلم بن الحجاج (م 261ھ) وغیرہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام ابو بکر البیہقی رحمہ اللہ (م 458ھ) لکھتے ہیں:

وذاك حديث منكر، ضعفه سفيان الثوری، وعبد الرحمن بن مهدی، وأحمد بن حنبل، ويحيى بن معين، وعلی بن المدينی، ومسلم بن الحجاج، والمعروف عن المغيرة، حديث المسح علی الخفين

(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ج1 ص349 کتاب الطہارۃ - باب ماروی فی المسح علی النعلین)

ترجمہ: یہ حدیث منکر ہے۔ اسے امام سفیان الثوری، امام عبد الرحمٰن بن مہدی، امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام علی بن المدینی اور امام مسلم بن حجاج نے ضعیف قرار دیا ہے۔ معروف حدیث حضرت مغیرہ سے یہ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

2: شارح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ (م676ھ) لکھتے ہیں:

أنه ضعيف ضعفه الحفاظ وقد ضعفه البيهقي ونقل تضعيفه عن سفيان الثوري وعبد الرحمن بن مهدي واحمد ابن حنبل وعلي بن المديني ويحيى بن معين ومسلم بن الحجاج وهؤلاء هم أعلام أئمة الحديث وان كان الترمذي قال حديث حسن فهؤلاء مقدمون عليه بل كل واحد من هؤلاء لو انفرد قدم عليالترمذي باتفاق اهل المعرفة:

(شرح المهذب للنووی: ج1 ص416 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: یہ روایت ضعیف ہے اور اسے حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بیہقی نے سفیان ثوری، عبد الرحمٰن بن مہدی، احمد بن حنبل، علی بن المدینی، یحییٰ بن معین، مسلم بن الحجاجسے اس کا ضعیف ہونا نقل کیا ہے۔ یہ حضرات ائمہ حدیث کے اکابر ہیں۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو اگرچہ "حسن" کہا ہے لیکن یہ حضرات امام ترمذی رحمہ اللہ پر مقدم ہیں بلکہ ان میں سے اگر ہر ایک کو انفراداً دیکھا جائے تب بھی باتفاق اہل معرفت امام ترمذی پر مقدم ہیں۔

3: امام ابو داؤد رحمہ اللہ (م275ھ) فرماتے ہیں:

وكان عبد الرحمن بن مهدي لا يحدث بهذا الحديث لان المعروف عن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين

(سنن ابی داؤد: ج1 ص24 باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن مہدی یہ حدیث بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ سے جو معروف روایتیں ہیں ان میں مسح علی الخفین کا ذکر ہے (نہ کہ مسح علی الجوربین کا)

4: امام نسائی رحمہ اللہ (م303ھ) لکھتے ہیں:

ما نعلم ان احداً تابع اباقيس على هذه الرواية، والصحيح عن المغيرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مسح على الخفين

(السنن الکبریٰ للنسائی: ج1 ص92 باب المسح علی الجوربین والنعلین، نصب الرایۃ ج1 ص92 باب المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: یہ روایت ابو قیس کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی اور ہمارے علم کے مطابق کوئی اور راوی اس کی تائید نہیں کرتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت یہی ہے کہ حضور علیہ السلام نے موزوں پر مسح کیا۔

5: غیر مقلد عالم عبد الرحمن مبارکپوری (م1353ھ) اس روایت کے بارے میں ائمہ محدثین کے اقوال نقل کرنے کے بعد اپنا موقف یوں بیان کرتے ہیں:

فحكمهم عندي والله تعالیٰ اعلم مقدم على حكم الترمذي بانه حسن صحيح

(تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج1 ص347)

ترجمہ: میرے نزدیک ائمہ محدثین کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینا امام ترمذی کے "حسن صحیح" کہنے پر مقدم ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:

وضعفه كثير من ائمة الحديث

(تحفۃ الاحوذی: ج1 ص344 باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: اس حدیث کو بہت سے ائمہ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے

دلیل نمبر 2:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توضا و مسح علی الجوربین والنعلین

(سنن ابی داؤد: ج1 ص24 باب المسح علی الجوربین، سنن ابن ماجہ ج1 ص41 باما جاء فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

جواب:

اولاً۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

1 امام ابو داؤد رحمہ اللہ (م275ھ) کے اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

لیس بالمتصل ولا بالقوی

(سنن ابی داؤد: ج1 ص24 باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: یہ حدیث متصل ہے نہ قوی۔

2 علامہ زیلعی رحمہ اللہ (م762ھ) فرماتے ہیں:

لیس بالمتصل ولا بالقوی

(نصب الرایۃ: ج1 ص244 باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: یہ حدیث متصل ہے نہ قوی۔

3 عبد الرحمن مبارکپوری (م1353ھ) بھی یہی بات لکھتے ہیں:

لیس بالمتصل ولا بالقوی

(تحفۃ الاحوذی: ج1 ص348 باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: یہ حدیث متصل ہے نہ قوی۔

ثانیاً۔۔۔ اس میں ایک راوی "ابو سنان عیسیٰ بن سنان" ہے جو کہ ضعیف ہے، تصریحات ائمہ ملاحظہ ہوں:

قال الاثرم: قلت لابی عبداللہ: ابو سنان عیسیٰ بن سنان فضعفه

امام اثرم فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے ابو سنان عیسیٰ بن سنان کے بارے میں پوچھا کہ تو انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

قال ابو زرعة و یعقوب بن سفیان: لین الحدیث

امام یعقوب بن شیبہ رحمہ اللہ امام ابن معین سے نقل کرتے ہیں: عیسیٰ بن سنان حدیث میں ڈھیلا ہے۔

وقال جماعة عن ابن معین: ضعیف الحدیث

ابن معین سے ایک جماعت نے نقل کیا: عیسیٰ بن سنان حدیث میں ضعیف ہے۔

وقال ابو ررعة: مخلط ضعیف الحدیث

ابو زرعہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں خلط ملط کرنے والا اور ضعیف ہے۔

وقال ابو حاتم مرة: لیس بقوی فی الحدیث

ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

وقال النسائی: ضعیف

امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

وقال الکنانی عن ابی حازم: یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ

امام کنانی امام ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: اس کی حدیث لکھی تو جائے لیکن اس دلیل نہ بنایا جائے۔

(تہذیب التہذیب: ج5ص197)

غیر مقلد عالم عبد الرحمٰن مبارکپوری (م1353ھ) اس حدیث کے ضعف کی ایک اور وجہ لکھتے ہیں:

قلت ولضعف ھذا الحدیث علۃ ثالثہ وھی ان عیسیٰ بن سنان مخلّط

(تحفۃ الاحوذی: ج1ص348)

ترجمہ: میں (عبد الرحمٰن مبارکپوری) کہتا ہوں کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی ایک تیسری وجہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ عیسیٰ بن سنان "مخلط" (حدیث میں خلط ملط کرنے والا) راوی ہے۔

ان روایات کا محمل:

ان روایات میں مسح علی الجوربین کے ساتھ مسح علی النعلین کا بھی ذکر ہے اور مسح علی النعلین کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ معارف السنن میں ہے:

ولم یذھب احد من الائمۃ الی جواز المسح علی النعلین

(معارف السنن: ج1ص347)

ترجمہ: ائمہ میں سے کوئی بھی جوتوں پر مسح کا قائل نہیں ہے۔

اگر غیر مقلدین اس بارے میں یہ کہیں کہ "یہاں جوتوں سے مراد وہ جوتا ہے جو ٹخنوں تک ہو پھر اس پر مسح جائز ہے" تو ہم کہیں گے کہ اگر یہی تاویل لفظ نعلین میں کرتے ہو تو جوربین میں بھی کر لو کہ جوربین سے مراد بھی تخنینین ہیں جیسا کہ فقہاء نے فرمایا ہے۔

دلیل نمبر 3:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین والجوربین

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج1ص278رقم الحدیث1054 من روایۃ کعب بن عجرۃ عن بلال)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم موزوں اور جرابوں پر مسح فرماتے تھے۔

جواب:

یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔

عبد الرحمٰن مبارکپوری (م1353ھ) لکھتے ہیں:

اما حدیث بلال فھو ایضاً ضعیف

(تحفۃ الاحوذی ج1ص349)

ترجمہ: حضرت بلال کی حدیث بھی ضعیف ہے۔

فائدہ:

غیر مقلد عالم عبد الرحمٰن مبارکپوری تمام مرفوع احادیثِ مسح علی الجوربین کو ضعیف اور ناقابل اعتبار واحتجاج قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل انه ليس فی باب المسح علی الجوربين حديث مرفوع صحيح خال عن الکلام هذا ما عندی

(تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری: ج2ص349)

ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ مسح علی الجوربین کے باب میں کوئی صحیح مرفوع حدیث ثابت نہیں جو جرح وکلام سے خالی ہو اور یہ میری تحقیق ہے۔

مولوی ابوالبرکات احمد غیر مقلد لکھتے ہیں:

موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کی متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

(فتاوی برکاتیہ: ص18)

دلیل نمبر4:

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار ہیں، چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے:

قال ابو داؤد: ومسح علی الجوربين علی بن ابی طالب وابن مسعود والبراء بن عازب و انس بن مالك وابو امامة وسهل بن سعد وعمر وبن حريث وروی ذلك عن عمر بن الخطاب وابن عباس۔

(سنن ابی داؤد: ج1ص24باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: امام ابو داؤد فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت براء بن عازب، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو امامہ، حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور یہی بات حضرت عمر اور حضرت ابن عباس سے بھی مروی ہے۔

جواب نمبر1:

ان حضرات نے جن جرابوں پر مسح فرمایا وہ یا تو چمڑے کی تھیں یا اتنی موٹی اور دبیز تھیں جو مثل چمڑے کے تھیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے:

عن قتادة عن سعيد بن المسيب والحسن انهما قالا: يُمَسَحُ علی الجوربين اذا كانا صَفِيقَيْنِ

(مصنف ابن ابی شیبۃ:ج2ص276 کتاب الطہارۃ- باب فی المسح علی الجوربین- رقم الحدیث1988)

ترجمہ: جرابوں پر مسح جائز ہے بشرطیکہ وہ خوب موٹی ہوں۔

فائدہ: لغت میں "صَفِيق" اس کپڑے کو کہتے ہیں جو خوب مضبوط اور موٹا ہو۔ چنانچہ علامہ ناصر الدین المطرزی لکھتے ہیں:

وثوب صَفِيقٌ خلافُ سَخيف

(المُغْرِب فی ترتیب المُعْرِب: ج1ص476)

ترجمہ: "ثوب صفیق" موٹے کپڑے کو کہتے ہیں اور یہ باریک کپڑے کا الٹ ہے۔

احمد بن محمد المقری لکھتے ہیں:

(صَفُقَ) الثوب بالضم (صَفَاقَةً) فهو (صَفِيقٌ) خلاف سخيف

(المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر: ج1ص343)

ترجمہ: (صَفُقَ الثوب) کا معنی کپڑے کا موٹا ہونا اور یہ باریک کپڑے کا الٹ ہے۔

حضرت سعید بن المسیب (م93ھ) اور حضرت حسن بصری (م110ھ) دونوں تابعین میں سے ہیں اور ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل دیکھ کر ہی فتویٰ دیا ہو گا۔ معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی عام پتلی جرابوں پر مسح کے قائل وفاعل نہیں تھے کہ ان سے غیر مقلدین کا موقف ثابت ہو۔

جواب نمبر2:

عبدالرحمٰن مبارکپوری (م1353ھ) اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

انه لم يثبت ان الجواربة التى كان الصحابه رضى الله عنهم يمسحون عليها كانت رقائق بحيث لا تستمسك على الاقدام ولا يمكن لهم تتابع المشى فيها فيتحمل: انه كانت صفيقةً ثخينةً فراوا انها فى معنى الخِفَاف وانها داخلة تحت احاديث المسح على الخفين وهذا الاحتمال هو الظاهر عندى وقد عرفتَ قول الامام احمد انما مسح القوم على الجوربين لانه كان عندهم بمنزلة الخف۔۔۔ فلا يلزم من مسح الصحابة على الجواربة التى كانوا يمسحون عليها جواز المسح على الجوربين مطلقاً، ثخينين كانا او رقيقين فتكفر

(تحفۃ الاحوذی: ج1ص354باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلی)

ترجمہ: اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جن جرابوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسح کرتے تھے وہ ایسی تھیں جو نہ پنڈلیوں پر (بغیر باندھے) ٹھہر سکتی ہوں اور نہ ایسی تھیں کہ ان میں مسلسل چلنا ناممکن ہو۔ لہذا یہ احتمال ہے کہ وہ جرابیں موٹی اور ثخینین ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں خفین کے حکم میں سمجھتے ہوں اور یہ نظریہ رکھتے ہوں کہ یہ مسح علی الخفین کی احادیث کے تحت داخل ہیں۔ یہی احتمال میرے نزدیک راجح ہے اور آپ امام احمد کا یہ قول سن چکے ہیں کہ ایک جماعت نے جرابوں پر مسح کیا اور وہ ان کے ہاں بمنزلہ خف کے تھے۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جرابوں پر مسح کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جرابوں پر مسح کرنا مطلقاً جائز ہے چاہے وہ ثخین ہوں یا رقیق۔ اس مقام پر غور کرو۔

فائدہ:

جدید غیر مقلدین کی رائے تو یہ تھی ورنہ غیر مقلدین کے بزرگ بھی مسح علی الجوربین کے قائل نہیں ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

1: عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

والحاصل انه ليس فى باب المسح على الجوربين حديث مرفوع صحيح خال عن الكلام هذا ماعندى۔۔۔ والراجح عندى: ان الجوربين اذا كانا صفيقين ثخينين فهما فى معنى الخفين يجوز المسح عليهما و اما اذا كانا رقيقين بحيث لا يستمسكان على القدمين بلا شدّ و لا يمكن المشى فيهما فهما ليسا فى معنى الخفين و فى جواز المسح عليهما عندى تامل۔

(تحفۃ الاحوذی للمبارکفوری: ج2ص349و354باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ مسح علی الجوربین کے باب میں کوئی صحیح مرفوع حدیث ثابت نہیں جو جرح وکلام سے خالی ہو اور یہ میری تحقیق ہے۔ (مزید لکھتے ہیں) میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ اگر جرابیں موٹی اور ثخین ہوں تو وہ موزوں کے حکم میں ہوں گی اور ان پر مسح جائز ہوگا اور اگر اتنی باریک ہوں کہ بغیر باندھے پاؤں پر نہ ٹھہر سکتی ہوں اور نہ ان میں چلنا ممکن ہو تو یہ موزوں کے حکم میں نہیں ہیں، ان پر مسح کرنے کے بارے میں میرے نزدیک تامل (غور کا مقام) ہے (یعنی نہیں کرنا چاہیے)

2: میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں:

المسح على الجوربة المذكورة ليس بجائز لانه لم يقم على جوازه دليل وكل ما تمسك به المجوزون ففيه خدشة ظاهرة۔

(فتاویٰ نذیریہ: ج1ص327)

ترجمہ: مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے، اس میں خدشات ہیں۔

3 مولوی ثناء اللہ امر تسری نے جرابوں پر مسح کے جواز میں ایک فتویٰ دیا تھا، اس کی تردید کرتے ہوئے ایک غیر مقلد عالم مولوی ابو سعید شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں:

جرابوں پر مسح کرنے کا مسئلہ معرکتہ الاراء ہے۔ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے یہ بعض ائمہ، امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کا مسلک ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر یہ مسلک صحیح نہیں اس لیے کہ دلیل صحیح نہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ: ج1ص439)

آگے مزید لکھتے ہیں:

پھر یہ مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا، نہ حدیث مرفوع صحیح سے، نہ اجماع سے، نہ قیاس صحیح سے، نہ چند صحابہ کے فعل اور اس کے دلائل سے اور غسل رجلین نص قرآنی سے ثابت ہے۔ لہٰذا خف چرمی (جس پر مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے) کے سواء جورب پر مسح ثابت نہیں ہوا۔

(فتاویٰ ثنائیہ: ج1ص440)

4: مولوی ابو البرکات احمد لکھتے ہیں:

موزوں پر مسح کرنے والی بہت زیادہ احادیث ہیں لیکن جرابوں پر مسح کرنے کی متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔

(فتاوی برکاتیہ: ص18)

5: مولوی محمد یونس لکھتے ہیں:

جرابوں پر مسح درست ہے جب کہ وہ خف بنی ہوئی ہوں معمولی اور پتلی جرابوں پر مسح کرنا ناجائز ہے۔ مسح جراب کی اکثر حدیثیں ضعیف ہیں۔

(دستور المتقی: ص78)